سید شاہ مصباح الحق عمادی
سجادہ نشیں خانقاہ عمادیہ
منگل تالاب، پٹنہ سٹی

زندگی کو خوشگوار بنانے والی کچھ باتیں

از

رئیس المشائخ پیر طریقت حضرت مولانا سید شاہ مصباح الحق عمادی
سجادہ نشیں خانقاہ عمادیہ قلندریہ، پٹنہ

ہر دور اور زمانہ میں انسان کی یہ خواہش رہی ہے کہ اس کی زندگی اچھی گزرے، روشن اور تابناک رہے۔ زندگی کو سنوارنے کے لیے ہر شخص کوشش کرتا ہے اور جب تک انفرادی زندگی بہتر اور خوشگوار نہیں ہوگی سماج بہتر نہیں بن سکتا ہے۔

ہر علاقے، قبیلے اور مذہب وادیان میں زندگی کو سنوارنے کے لیے کچھ اصول ہوتے ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر لوگ اچھی اور خوشگوار زندگی گزارنے کی کوشش کرتے ہیں۔

زندگی کے کچھ اصول آفاقی ہیں جن ان پر عمل پیرا ہو کر دنیا میں امن وامان، محبت واخوت اور چین وسکون پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً بڑوں کا احترام دنیا کے ہر مذہب اور ہر ملک میں پایا جاتا ہے۔ یہ احترام ہی ہے جو زندگی کے مختلف سلیقے سکھاتا ہے، اور اپنے سے بڑوں کو دیکھ کر انسان کچھ سیکھ پاتا ہے پھر خود بھی عمل کر کے اپنی زندگی کو سنوارتا ہے۔ وہیں بچوں سے محبت اور پیار دنیا کی تمام اقوام اور مذاہب میں موجود ہے۔ یہی محبت و پیار بچوں کی عمدہ پرورش کے لیے رہنما ہے۔

عمدہ اخلاق کی تربیت ہر قوم و مذہب نے کی ہے اور اس پر زور دیا ہے، یہ زندگی کا ایک ایسا پہلو ہے کہ اس سے مستقبل ہی روشن نہیں ہوتا بلکہ حال بھی گوشگوار ہوتا ہے، سماج پر اچھا اثر بھی پڑتا ہے اور قوم و ملک کی ترقی کی راہیں بھی کھلتی ہیں۔

زندگی میں نظم وضبط کی طرف بھی تمام مذاہب نے زور دیا ہے اور اسلام نے تو اس پر بہت زیادہ توجہ دی ہے۔ اجتماعی ہی نہیں بلکہ انفرادی نظم وضبط بھی زندگی پر بڑا اچھا اثر ڈالتا ہے۔

بات یہاں یہ ہو رہی ہے کہ زندگی میں کیا اپنایا جائے کہ شب وروز خوشگوار، خوبصورت، پرسکون اور بے خوف ہو۔

آج کے مادی دور میں لوگ روایات سے دور بھاگنا چاہتے ہیں، مگر بعض روایتی انداز وفکر انسان کے لیے بہت سکون بخش

ہیں۔ ہمارے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ **المومن من امنہ الناس علی دمائهم و اموالهم** یعنی اچھا مومن وہ ہے کہ جس سے لوگوں کے خون اور مال مامون رہیں۔ خاص توجہ کی بات یہ ہے کہ یہاں پر صرف مومن کے جان و مال کی بات نہیں کی گئی بلکہ تمام انسانیت کی بات ہے۔ ہر فرد و بشر روزانہ یہ سوچے کہ کیا اس کی ذات سے کسی انسان کو تکلیف ہوئی ہے اگر ہاں تو پھر اس کا یہ مطلب کہ وہ خود اچھا نہیں ہے جب وہ خود اچھا نہیں تو پھر زندگی بھی اچھی نہیں۔

اپنی زندگی کو خود اچھا سمجھنا یہ کوئی اہم بات نہیں بلکہ دوسرے اس کی زندگی اور اس کے اچھے اصولوں کی تعریف کریں یہ اہم بات ہے۔ جب کسی کی تعریف دوسرے کرنے لگیں اور خاص کر غیر کرنے لگیں تو سمجھا جا سکتا ہے کہ وہ زندگی کے جس راستے پر گامزن ہے وہ راستہ زندگی کو سنوارنے والا ہے۔

ایک بار ہمارے نبی کریم محمد رسول اللہ ﷺ کے پاس چند اصحاب رضی اللہ عنھم بیٹھے تھے کہ سامنے سے ایک جنازہ گزرا لوگوں نے کہا کہ یہ فلاں شخص کا جنازہ ہے بڑا اچھا آدمی تھا حضور ﷺ نے فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ لوگ اس انتظار میں رہے کہ حضور ﷺ کچھ اور فرمائیں تھوڑی ہی دیر میں پھر ایک جنازہ گزرا لوگوں نے بتایا کہ یہ فلاں شخص ہے اور بہت برا آدمی تھا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ صحابہ نے عرض کیا حضور اچھے والے پر پھر آپ نے یہی فرمایا اور اس برے والے پر بھی آپ نے یہی فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ اگر کسی کے اخلاق و کردار کی اس کے گزرنے کے بعد لوگ تعریف کرتے ہیں اس پر جنت واجب کر دی جاتی ہے۔ اور اسی طرح کسی کی برائی اس کے گزرنے کے بعد کرتے ہیں تو اس پر جہنم واجب کر دی جاتی ہے۔ اس واقعہ سے ہم یہ سبق لے سکتے ہیں کہ زندگی ایسے انداز سے گزاری جائے اور ایسے کام کیے جائیں کہ اس کی غیر موجودگی میں اور دنیا سے رخصت کے بعد بھی لوگ ستائش کریں۔

آج ہماری زندگی میں جس شے کی ضرورت ہے وہ ہے انکساری اور اپنی غلطیوں کا احساس آیئے چند باتیں اس کے تعلق سے ہو جائیں۔ انکساری کو اللہ بھی پسند فرماتا ہے اور اس کے رسولوں نے اور دنیا کے تمام مفکروں نے پسند کیا ہے۔ اس صفت کی ضد، غرور اور تکبر ہے جسے تمام مذاہب میں برا جانا جاتا ہے۔ منکسر المزاج کے ہمدرد بہت مل سکتے ہیں مگر متکبر کے نہیں۔ تکبر شیطان نے کیا ہے مخلوق الہی کے لیے یہ زیبا نہیں کہ وہ تکبر اور انانیت اپنے اندر پیدا کرے۔ بلکہ عاجزی ترقی کا پہلا زینہ ہے۔

فزیکلی طور پر بھی جب ہم بلند زمین پر چڑھتے ہیں تو جسم خود بخود جھک جاتا ہے۔ اکڑ کر چڑھنا دشوار ہوگا اور گر پڑنے کا خطرہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا بھی فرمان ہے کہ **لاتمش فی الارض مرحا** زمین پر اکڑ کر مت چلو۔ اگر ہم سب کے اندر انکساری اور تواضع پیدا ہو جائے تو ہمارے بہت سارے ذاتی مسائل جو انانیت کی وجہ سے پیدا ہو کر ذاتی زندگی سے نکل سماجی اور قومی سطح پر پہنچ جاتے ہیں اور نقصان کا باعث ہوتے ہیں ان سے بچا جا سکتا ہے۔

اب دوسری اہم بات یہ کہ اپنی خطاؤں کا احساس ہونا، وہ خطا بارگاہ خداوندی میں ہو، یا خلائق کے معاملات میں ہو۔ اگر

اس کا احساس ہے تو بہتر اور اس سے بہتر یہ ہے کہ اظہارِ احساس بھی ہو اور جس کی شان میں خطا ہوئی اس سے فوراً رجوع کر لینا ہی مسائل کو پیدا ہونے سے پہلے ہی ختم کر دیتا ہے۔

انسان کی فطرت میں غلطی اور بھول ہے۔ کہا گیا ہے **الانسان مرکب من الخطاء والنسیان** ۔ انسان خطا اور بھول سے مرکب ہے۔ ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ انسان سے بھول نہ ہو اور انبیاء کے علاوہ کسی سے غلطی نہ ہو۔

کہتے ہیں کہ جس سے کوئی بھول اور غلطی نہ ہو وہ فرشتہ ہے، جو غلطی کر کے اکڑ جائے وہ شیطان ہے اور جو غلطی کا احساس کر کے اسے تسلیم کر لے اور تائب ہو جائے وہ انسان ہے۔ اپنی غلطیوں کو تسلیم کر لینا یہ انسان کی بڑائی ہے۔ چاہے کسی چھوٹے کے سامنے ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔

مشہور ماہر نفسیات اور مفکر ڈیل کارنیگی کا کہنا ہے:

> ''تمہاری غلطی پر تمہارے حاکم کی باز پرس ہو اس سے پہلے ہی اپنی غلطی تسلیم کر لو، اس سے حاکم کا غصہ رفع ہو جائے گا اور تم اس کے عتاب کے شکار ہونے سے بچو گے''۔

وہ ایک واقعہ نقل کرتا ہوا کہتا ہے کہ ایک پارک میں کتوں کا داخلہ ممنوع تھا مگر ایک شخص اپنا کتا لے کر پاک میں ٹہلنے چلا گیا پارک کے انچارج آفیسر نے اسے ڈانٹا اور جرمانہ عاید کرنے کی دھمکی دی اس نے فوراً معذرت کی اور باہر چلے جانے کا یقین دلایا، آفیسر دوسری طرف چلا گیا، پھر کچھ دیر بعد جب واپس آیا تو کتے والا شخص وہیں موجود تھا اسے دیکھ کر اس کا غصہ بہت بھڑک اٹھا اور آفیسر تیز تیز چلتا ہوا اس کی طرف آنے لگا تو یہ شخص فوراً آگے بڑھا اور اس نے کہا کہ آپ کا غصہ کرنا درست میں نادم ہوں کہ آپ کے کہنے پر بھی میں باہر نہیں گیا اب آپ جو جرمانہ عاید کریں گے میں اسے ادا کرنے کے لیے مجبور ہوں گا اس لیے کہ غلطی میری ہے اور اگر معاف کر دیں تو میں ابھی آپ کے سامنے باہر چلا جاتا ہوں۔ اس کی ندامت بھری گفتگو سنتے ہی آفیسر کا غصہ کافور ہو گا اور وہ شخص جرمانہ ادا کرنے سے بچ گیا۔

کمزور و ناتواں کا تعاون بھی ہماری زندگی کی بہتری کا ایک زرّیں اصول ہے۔ اس کی اہمیت پر ہر قوم متفق ہے۔ ہمارے نبی ﷺ نے اس کو عملی طور پر کر کے بتایا ایک مشہور واقعہ ہے کہ ایک ناتواں عورت اپنے بھاری سامان کی گٹھری لیے تھی جو اس سے اٹھ نہیں پا رہی تھی اور راستہ چلنا دوشوار ہو رہا تھا آپ ﷺ نے اس کا سامان اپنے سر پر رکھ لیا اور اس کا مکان دریافت کرے اس طرف چلنے لگے وہ ساتھ ساتھ چلنے لگی، جب منزل پر پہنچی تو اس نے کہا کہ تم بڑے اچھے جوان ہو میرے پاس تو تمہیں دینے کے لیے کچھ نہیں ہے کہ تمہیں اس کا کچھ صلہ دوں مگر میں تمہیں نصیحت کرتی ہوں کہ آج کل مکہ میں ایک شخص محمد نام کا ہے جو عجیب عجیب باتیں کرتا ہے اور سنا ہے کہ وہ اچھا انسان نہیں اس سے بچ کر رہنا آپ ﷺ نے اس کی گفتگو بہت اطمینان سے سنی اور واپسی کی اجازت چاہی جب واپس ہونے لگے تو اس نے پکار کر پوچھا کہ اے جوان! میں نے اپنا کام بھی تجھ سے لیا اور اتنی ساری نصیحتیں بھی

کیں مگر تم سے تمہارا نام نہیں پوچھا۔اپنا نام تو بتاتے جاؤ تب آپ ﷺ واپس پلٹے اس کے قریب آئے اور بڑی نرمی کہا بڑی بی میرا ہی نام محمد ہے۔ یہ سن کر وہ ششدر رہ گئی اور سوچنے لگی کہ ابھی تک اس نام کے تعلق سے میں نے اتنی برائی کی مگر یہ شخص کتنا اچھا ہے کہ اسے نہ غصہ آیا اور نہ مجھے کچھ برا کہا۔اسی وقت اس عورت نے کہا میں تمہاری تعلیمات جاننا چاہتی ہوں اور ایمان لاتی ہوں۔

ہم جب راستہ چلتے ہوتے ہیں اور سرِ راہ کوئی تکلیف دہ شے مثلاً اینٹ، کانٹے یا پتھر وغیرہ پڑے ہوں جس سے دوسروں کو نقصان ہوسکتا ہے تو عام طور پر ہم اس سے کترا کر بچتے ہوئے آگے بڑھ جاتے ہیں جبکہ پیغمبر اسلام کا فرمان والا شان ہے کہ راستے سے تکلیف دینے والی شی کا ہٹا دینا بھی ایمان کے حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

انبیاء، رسل، علما، فضلا، دانشوروں، مفکروں اور فلسفیوں کے بے شمار اقوال زندگی کو سنوارنے کے ملتے ہیں، جنہیں ہم اقوال زریں کہتے ہیں۔کلام الٰہی اور انبیا کے اقوال کے بعد زندگی کی خوشگواری اور تابنا کی کے لیے سب سے زیادہ اقوال زریں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے ملتے ہیں۔ان کے چند اقوال آپ کے گوش گزار کرتا ہوں جنہیں اپنا کر اپنی دنیوی زندگی کو سنوارا جاسکتا ہے۔صرف انفرادی ہی نہیں بلکہ مکمل سماج بہتر ہوسکتا ہے۔آج کے زمانہ میں ایسے ہی اصولوں پر کاربند ہونے کی ضرورت ہے۔

آپ فرماتے ہیں۔:

گناہ پر ندامت گناہ کو مٹا دیتی ہے۔نیکی پر غرور نیکی کو تباہ کر دیتا ہے۔

سب سے بہترین لقمہ وہ ہوتا ہے جو اپنی محنت سے حاصل کیا جائے۔

ہمیشہ سچ بولو تا کہ تمہیں قسم کھانے کی ضرورت نہ پڑے۔

استاد کی عزت کرو یہ وہ ہستی ہے جو تمہیں اندھیرے سے نکال کر روشنی کی راہ دکھاتی ہے۔

انسان زبان کے پردے میں چھپا ہے۔ یعنی کسی کے مزاج واخلاق اور نرمی گفتار کا اندازہ گفتگو کے بعد ہی کیا جاسکتا ہے۔

دنیا کا سب سے مشکل کام اپنی اصلاح کرنا اور آسان کام دوسروں پر تنقید کرنا

اس قول کا صاف مطلب یہ ہے کہ جس کسی نے اپنی اصلاح کر لی گویا اس نے اپنی زندگی کو سنوار لیا۔

اللہ کرے ہم سب اپنی زندگیوں کو بزرگوں، رہنماؤں اور نبی پاک کے اقوال کی روشنی میں سنوار سکیں اور کامیاب ہوسکیں۔

۞۞۞